بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

"وسطی ایشیا کے مسلمان" میں اگرچہ ہماری توجہ زیادہ تر وسطی ایشیا کی نوآزاد مسلم ریاستوں پر مرکوز رہی ہے اور ان ہی کی تاریخ وسیاست اور معاشرت ومعیشت پر لکھا گیا ہے، تاہم رشین فیڈریشن میں ہونے والی سیاسی تبدیلیوں کو بوجوہ نظر انداز نہیں کیا گیا۔ اولاً رشین فیڈریشن اور وسطی ایشیا کی نوآزاد ریاستوں کے درمیان ماضیٔ قریب کے بندھن بدستور چلے آرہے ہیں۔ ثانیاً رشین فیڈریشن میں نہ صرف، تازہ ترین اندازے کے مطابق، ایک کروڑ پچانوے لاکھ نفوس پر مشتمل مسلمان آبادی ہے، بلکہ چھ "خود مختار جمہوریتوں" میں مسلم اکثریت ہے۔ ثالثاً سابق سوویت یونین کی یہ جانشین وسطی ایشیا کی ریاستوں کو اپنے حلقۂ اثر کا حصّہ سمجھتی ہے اور رشین فیڈریشن کی خارجہ پالیسی اِسی خطّے کی سیاست کو مثبت یا منفی طور پر متاثر کر رہی ہے۔

ہماری خواہش ہے کہ رشین فیڈریشن کی اُن تمام قومیّتوں کے بارے میں مصدّقہ اطلاعات فراہم کی جائیں جن کی غالب اکثریت اُمتِ مسلمہ کا حصّہ ہے، اور ان قومیّتوں میں سے اُن کے بارے میں بالخصوص لکھا جائے جن کے نام پر "خود مختار جمہوریتیں" قائم ہیں۔ اِس سلسلے کا آغاز زیرِ نظر شمارے سے کیا جارہا ہے۔ خود مختار جمہوریہ "تاتارستان" کی نمایاں ترین قومیّت تاتاری مسلمانوں کے بارے میں دو مضامین شاملِ اشاعت ہیں۔ اِن میں یہ واضح کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ تاتاری مسلمان کون ہیں؟ یہ لوگ کب حلقۂ اسلام میں داخل ہوئے؟ روسی تسلّط کے دور میں اُنھوں نے کس طرح اپنی شناخت کے تحفّظ اور دین کی اشاعت میں حصّہ لیا؟ اور اب بیسویں صدی کے آخری عشرے میں اُن کی سیاسی سوچ کیا ہے؟

ان شاءاللہ "وسطی ایشیا کے مسلمان" کی آئندہ اشاعتوں میں رشین فیڈریشن کی مسلم قومیّتوں کے بارے میں مزید مضامین اور اطلاعات شامل ہوں گی۔

"وسطی ایشیا کے مسلمان" کا زیرِ نظر شمارہ بہت تاخیر کے ساتھ شائع ہورہا ہے۔ اِس تاخیر کا واحد سبب مدیر کی کچھ مصروفیات ہیں۔ قارئین کو انتظار کی جو زحمت برداشت کرنا پڑی ہے، ادارہ اِس کے لیے معذرت خواہ ہے۔

ادارے کی جانب سے مستقبل کے لیے ایسے انتظامات کیے جارہے ہیں کہ نہ صرف جولائی - اگست ۱۹۹۴ء کا شمارہ بہت جلد شائع ہوجائے گا بلکہ قارئین کو آئندہ ضروری انتظار نہ کرنا پڑے گا۔